(مولانا خالد کمال صاحب مبارک پوری)

لغوی معنی

لغت میں حج کے معنی کسی اہم کام کا ارادہ کرنے کے ہیں اور اصطلاح شریعت اسلام میں بیت اللہ کی زیارت کے لئے مکہ کے سفر کا ارادہ کرنا، عبادت سمجھ کر حج کہلاتا ہے۔

حج ایک ایسا دینی فریضہ ہے جو قریب قریب ہر قوم میں مختلف اشکال میں قدیم زمانہ سے مشہور رہا ہے۔ عرب بھی قدیم زمانے میں دوسری قوموں کی طرح حج بیت اللہ کیا کرتے تھے۔

اسلام نے زمانہ جاہلیت کے اور دوسرے بہت سے شعار کی طرح حج کو بھی نہ صرف برقرار رکھا بلکہ اس میں قطع برید کر کے اس کی حقیقی روح کو زندہ کیا۔ اور اس کے گندے عناصر کو خارج کر کے اسلامی روح کو داخل کیا۔

اہل عرب زمانہ جاہلیت میں ننگے ہو کر طواف بیت اللہ کرتے تھے، اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں پیوست کر کے سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس حرکت کا استیصال کرنے کے لئے یوں بیان فرمایا۔

ترجمہ:۔

"اور ان کی نماز خانہ کعبہ کے پاس صرف یہ تھی۔ تالیاں بجانا اور سیٹیاں بجانا۔"

اور جب اسلام کی بنیاد عرب میں مضبوط ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ کوئی فرد بیت اللہ کا ننگے ہو کر طواف نہ کرنے پائے۔

کعبہ

چونکہ کعبہ کو حج کے سلسلہ میں بہت ہی اہمیت حاصل ہے اس لئے اس کی بنا اور تعمیر کے مسئلہ پر بھی تھوڑی روشنی ڈالنا ضروری ہے۔

بنیاد

کعبہ کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مرہون منت ہے۔ زمانہ ابراہیمی سے کچھ پہلے کعبہ بتوں کی عبادت گاہ بن گیا تھا۔ اور عبادت الٰہی بالکل فراموش کی جا چکی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے آبائی وطن شام سے ایک مختصر قافلہ کے ساتھ مکہ کا رُخ کیا۔ جو ان کی زوجہ مطہرہ ہاجرہ اور اُن کے فرزند ارجمند حضرت اسماعیل علیہ السلام پر مشتمل تھا۔

اس تھوڑے اور مختصر سے قافلہ نے شام سے جنوب کا رُخ کیا۔ اور حجاز کے ایک صحرا میں وہاں کے باشندوں سے دور اور الگ تھلگ قیام کیا۔ تاکہ وہاں پر اطمینان اور سکون اور مسنون طریقہ پر عبادت الٰہی کر سکیں۔

حکم خدا

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام جوان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ایک عبادت گاہ بناؤ۔ تاکہ پرستاران حق اطمینان و سکون سے اس میں جمع ہو کر عبادت الٰہی کر سکیں۔ اور اپنے منعم حقیقی کی نعمتوں کا اپنی استطاعت کے مطابق شکریہ ادا کر سکیں۔ اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے قرآن کہتا ہے۔

ترجمہ:۔

"اور جب کہ اٹھا رہے تھے ابراہیم دیواریں خانہ کعبہ کی اور اسماعیل بھی، اے ہمارے پروردگار ہم سے قبول فرمائیے بلاشبہ آپ خوب سننے اور جاننے والے ہیں۔"

تعمیر کے بعد ۔

جب دونوں باپ اور بیٹے نے مل کر بیت اللہ کی تعمیر کو مرحلۂ اختتام تک پہونچا دیا تو اللہ تعالےٰ نے ان کو اس کی حفاظت کرنے اور ہر قسم کی گندگی سے پاک و صاف رکھنے کی ہدایت کی جس کا بیان یوں ہو رہا ہے ۔

ترجمہ آیت ۔

"اور ہم نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی طرف حکم بھیجا کہ میرے گھر کو خوب پاک رکھا کرو ۔ بیرونی اور مقامی کے واسطے اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے واسطے ۔"

پہلا خانہ خدا ۔

کعبہ روئے زمین پر پہلا خدا خانہ ہے جو تمام انسانوں کو عبادت الٰہی کے لئے جمع ہونے کی دعوت دیتا ہے ۔ اور اس ہی مقصد کے لیئے اس کی تعمیر بھی ہوئی ۔ قرآن اس مقصد کو یوں واضح فرماتا ہے ۔

"یقیناً وہ مکان جو سب سے پہلے لوگوں کے واسطے مقرر کیا گیا، وہ مکان ہے جو کہ مکہ میں ہے جس کی حالت یہ ہے کہ وہ برکت والا ہے ۔ اور جہاں بھر کے لوگوں کا رہنما ہے ۔ اس میں کھلی نشانیاں ہیں منجملہ ان کے ایک مقام ابراہیم ہے، اور جو شخص اس میں داخل ہو جاتا ہے وہ امن و امان والا ہو جاتا ہے ۔"

اضافہ و تبدل ۔

حضرت ابراہیم ؑ اور حضرت اسماعیل ؑ کے انتقال کے بعد جب زیادہ زمانہ گزر گیا تو لوگوں نے امور حج میں اپنی جانب سے دوسری چیزوں کا اضافہ کرنا اور ان کے احکام کو بدلنا شروع کر دیا ۔ کہیں شرک اور عبادت اصنام کا اضافہ کیا، تو کہیں توحید اور خدا پرستی کو ختم کر دیا ۔

حج کے ان ہی امور و ارکان کو واپس لانے کے لیے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ۔ آپ نے حج کو مشرکانہ ارکان سے پاک صاف کر کے توحید اور معرفت الی اللہ کے مناسک اس میں داخل فرمائے ۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ امت محمدیہ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے ۔

ترجمہ ۔

"اس نے تم کو ممتاز فرمایا اور تم پر دین میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی ۔ تم اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر قائم رہو، اس نے تمہارا لقب مسلمان رکھا ہے ۔ پہلے ہی"

حج کی روح اور اسلام ۔

اسلامی حج دنیا کے دوسرے مذہبی حجوں سے مختلف ہے ۔ دوسری قوموں میں حج کے معنی پیشواؤں کی قبر اور ان کے آثار و نشانات کی زیارت متبرک سمجھ کر کرنے کے ہیں ۔ اسلام نے اس کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے ۔ اور اظہار نفرت بھی کیا ہے ۔

دیگر اقوام میں سب سے افضل حج اپنے نفس پر مشقت ڈالنا اور اپنے دین کی راہ میں تکالیف برداشت کرنا ہے لیکن اسلام اسے بھی ناپسند کرتا ہے کہ حج کے سلسلہ میں کوئی شخص اپنی استطاعت سے باہر مشقت برداشت کرے ۔ اگرچہ اس کی نیت ثواب اور زیادتی اجر کی ہو ۔

روایت ۔

چنانچہ اس سلسلہ میں ایک روایت بھی موجود ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اپنے دو لڑکوں کے درمیان ان کا سہارا لیتے ہوئے پیدل حج کو جا رہا ہے ۔ اس کے بارے میں آپ نے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ اس نے منت مانی تھی کہ پیدل چل کر زیارت بیت اللہ کرے گا ۔ چنانچہ وہ اپنی اس منت کو پورا کر رہا ہے ۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ ا۔

"ایسا ہرگز نہ ہونا چاہیئے، اللہ تعالیٰ اس کی مشقت اور اس کے اپنی جان کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے ۔ اسے اٹھا کر سواری پر بٹھا دو ۔"

اسلام حج کو روحانی، علمی، اجتماعی، اقتصادی دولت کے

حصول کا ایک بہترین ذریعہ قرار دیتا ہے جس کی تصدیق اس آیت سے ہوتی ہے۔

ترجمہ:-

"لوگوں میں حج کا اعلان کر دو، لوگ تمہارے پاس چلے آئیں گے۔ پیادہ بھی اور دبلی اونٹنیوں پر بھی۔ جو کہ دور دراز راستوں سے پہونچی ہوں گی۔ تاکہ اپنے فوائد کے لئے آموجود ہوں۔ اور تاکہ ایام مقررہ میں، ان مخصوص چوپایوں پر اللہ کا نام، جو اللہ نے ان کو عطا کئے ہیں۔ سو ان جانوروں میں سے تم سب ہی کھایا کرو، اور مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلایا کرو۔"

اسلامی کانفرنس۔

اگر غور کیا جائے تو حج ایک عظیم الشان اسلامی کانفرنس ہے، جو سارے عالم کے مسلمانوں کی حاجت اور ضرورت کو متحد کرنے اور ان کے مسائل کا جائز حل تلاش کرنے کے لیئے ہر سال انعقاد پذیر ہوتی ہے۔

وہ عظیم مسائل چاہے علمی ہوں یا عملی، اقتصادی ہوں یا مالی۔ مذہبی ہوں یا سیاسی، اور وہ بعض اقوام سے متعلق ہوں، یا سارے عالم سے۔

ایسے ہی حج کی ایک اہم ترین حیثیت اور بھی ہے۔ یہ اگرچہ پہلے کے بہ نسبت اب اہم نہیں رہی لیکن فی نفسہ اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اور وہ اقتصادی حیثیت ہے۔ اس لیئے کہ ہر ملک کے مسلمانوں کی کوئی نہ کوئی خاص صنعت ہے، جو دوسرے اسلامی ممالک میں نہیں پائی جاتی۔ اس حج نما اسلامی کانفرنس میں تبادلہ کی کوئی آسان صورت نکل سکتی ہے۔ اور اس طریقہ سے ایک اسلامی حکومت دوسری سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔

حج کس پر واجب ہے؟

عاقل۔ بالغ۔ تن درست، اور صاحب استطاعت مسلمان پر حج فرض ہے۔ جو زادِ سفر کرایہ اور واپسی تک کے بال بچوں کے اخراجات پر قادر ہو۔ اور دوسرے اعزا و اقربا کے حقوق اور قرض خواہوں کے قرض اور اموال کی زکوٰۃ وغیرہ ادا کر چکا ہو۔ اور یہ رقم جو کہ وہ حج میں لگا رہا ہے، اس کی خالص حلال کی کمائی ہو۔ سود، ربا وغیرہ سے پاک وصاف ہو۔ اور سب سے بڑی شرط یہ ہے کہ مکہ تک کا راستہ مامون اور خطرے سے پاک صاف ہو۔

سرمایۂ نشاط

حفیظ صاحب مالیگانوی

جس پہ نازاں ہے میری فکرِ حسیں
لٹ نہ جائے وہ زندگی بھی کہیں

یہ تمہاری ہی بے رُخی تو نہیں
دے رہی ہے جو اک فریبِ حسیں

کارواںِ شکوک کے ہمراہ
اور جچہ کا مرا مقامِ یقیں

پھول چھوتے ہی کانپ جاتا ہوں
چھپکے تو مجھ کو دیکھتا تو نہیں

جستجو میں تباہ تھی دنیا
اور وہ جلوہ گر تھے میرے قریں

کھو کے سرمایۂ نشاط حفیظ
کس قدر خوش ہے یہ دلِ غمگیں